بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

عالم اسلام کی سب سے قدیم اور عظیم اسلامی یونیورسٹی جامع ازہر کے ریکٹر شیخ محمد محمد الفحام نے دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں اپنی تشریف آوری کے موقعہ پر جو خطاب فرمایا اس میں انہوں نے زیادہ تر زور عربی زبان کی اہمیت محسوس کرنے پر دیا اور فرمایا کہ مختلف زبان رکھنے والے مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور اخوت قائم رکھنے کیلئے عربی کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ شیخ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مسلمان اپنی علاقائی زبانیں چھوڑ دیں۔ خدا نے ہر ملک اور ہر قوم کے لئے الگ الگ زبانیں بنائی ہیں۔ اور اس کی حکمتیں اور شان قدرت کا ظہور اس اختلاف کا متقاضی ہے، لیکن جب ایک طرف ہم پشتو اردو فارسی سیکھتے ہیں تو بحیثیت مسلمان ہمیں عربی زبان کا سیکھنا بھی اس لئے ضروری ہے کہ عربی صرف عربوں کی زبان نہیں بلکہ یہ لغۃ الاسلام ہے، قرآن کی زبان ہے اور ہمارے مقتدائے دین و دنیا سرور کائنات علیہ السلام کی زبان ہے اور جو اپنے اندر ان کی تعلیمات کو سموئے ہوئے ہے، اس لئے اس معاملہ کو تعصب سے نہیں بلکہ اس زاویہ سے دیکھنا چاہیئے، انہوں نے اس سلسلہ میں ایک روایت بھی بیان کی کہ جو اللہ کو چاہے گا، تو لازماً حضورؐ کو بھی، اور جسے نبیؐ عربی سے محبت ہوگی اسے عربوں سے بھی، اور جب عربوں سے ہوگی تو وہ عربی زبان سے بھی محبت رکھے گا ــــ مگر اس منطقی اور طبعی محبت کا تقاضا ہے کہ مسلمان اپنے ہاں عربی زبان کی تعلیم و تعلّم اور افہام و تفہیم کو اہمیّت دیں۔ اس کی ترویج میں بھرپور حصّہ لیں انہوں نے بالکل صحیح کہا کہ ایک مسلمان بآسانی گوارا نہیں کرسکتا کہ کسی اسلامی مملکت میں جاکر وہ مسلمانوں کی زبان عربی کے سمجھنے اور سمجھانے والے نہ پائیں، مسلمانوں کے لئے یہ چیز شرم کی بات ہونی چاہیئے۔

عربی کی ترویج کے لئے مدارس عربیہ کی کوششوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے جمعیۃ العلماء اسلام کے اس موقف کو بھی سراہا کہ مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور روابط کیلئے عربی یہاں کی سرکاری زبان ہونی چاہیئے۔ شیخ الازھر نے دار العلوم حقانیہ اور دیگر مدارس میں عربی زبان کی تعلیم و تعلّم کے سلسلہ میں بجا طور پر خواہش ظاہر کی کہ اس سلسلہ میں جدید عربی نصاب اور جدید ترین کتابوں سے استفادہ ضروری ہے۔ جب کہ ہر زبان کیطرح عربی ادب میں انداز تحریر، طرز بیان اور نئے نئے الفاظ و اصطلاحات کی وجہ سے کافی تبدیلی آچکی ہے۔

جب کہ ہمارے مدارس میں عربی کو بحیثیت عربی زبان کی تعلیم و ترویج پر کما حقہٗ توجہ نہیں دی جارہی اور یہ ایک بڑی کمی ہے جو ہمارے ہاں کے علماء اور طلباء اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔

اس تقریب کے افتتاح میں قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب نے بھی عربی کی اہمیت پر مؤثر انداز میں روشنی ڈالی اور اسے پاکستان کے لسانی مسائل کا واحد حل قرار دیا، انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم اپنی آئینی جدوجہد میں اس لئے عربی کو سرکاری زبان قرار دینے پر زور دیتے ہیں کہ ہماری داخلی اور خارجی ضروریات ہمیں مجبور کر رہی ہیں۔ پاکستان مختلف صوبوں اور علاقوں کا مجموعہ ہے۔ اور ہر حصے کی الگ الگ زبان ہے۔ اب اگر ہمیں کسی ایک زبان کے ذریعہ ان حصوں کو مربوط رکھنا ہے تو سوائے عربی کے کوئی بھی جامع زبان ہمیں نہیں مل سکتی، اپنے ازلی دشمن انگریز کی انگریزی سے نجات پانے کی یہی ایک صورت ہے خارجی ضرورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود نے فرمایا کہ چونکہ عربی ہمارے قرآن و رسول ہمارے مذہب اور ہمارے کروڑوں عرب بھائیوں کی زبان ہے اس لئے یہ عالم اسلام کے باہمی ربط و اتصال کیلئے ایک لازمی کڑی ہونی چاہئے ـــ۔

اس میں شک نہیں کہ ہمارے ہاں عربی کو اس کا صحیح مقام دینے کی راہ میں کافی مشکلات ہیں، اساتذہ کا مسئلہ ہے، نئی کتابوں کی فراہمی ہے، عربی کو لسانیاتی حیثیت سے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم میں وہ جگہ دینی ہے جو ترقی یافتہ مروّجہ عربی ادب کو عرب ممالک میں حاصل ہے۔ مگر ایک اسلامی مملکت جب علاقائی زبانوں کیلئے سب کچھ کرسکتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ملکی و ملی بقاء و استحکام کی حامل اس ضرورت پر توجہ نہ دی جائے چونکہ اس کا تعلق پورے ملک سے یکساں رہے گا، اس لئے مرکزی حکومت بالخصوص اس کے امور دینیہ حج و اوقاف وغیرہ کے سربراہ مولانا کوثر نیازی پر بھی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے: نئی تعلیمی پالیسی میں عربی کی اس ضرورت کا پورا لحاظ رکھا جاسکتا ہے۔ جدید عربی نظام تعلیم اور مروّجہ نصابوں پر عبور، عالم عرب کے تعلیمی اور ادبی اداروں علمی شخصیات سے تبادلۂ خیال اور استفادہ کے لئے عربی سے ذوق رکھنے والے علماء اور طلباء کے وفود کا عرب ممالک سے تبادلہ ہوسکتا ہے۔ عرب ممالک سے اس سلسلہ میں تعاون اور مدد حاصل کی جاسکتی ہے جس کے نتیجہ میں یہاں عربی زبان کی ترویج و تعلیم کے لئے نہایت مفید تجاویز زیر عمل لائی جاسکتی ہیں، صوبائی حکومتیں اپنی اپنی جگہ مفید اسکیم اور منصوبے بنا کر عربی کے لئے رفتہ رفتہ ایسا میدان تیار کرسکتے ہیں کہ وہ آگے چل کر بغیر کسی دقت کے پاکستان کی سرکاری زبان بن سکے یہ سب ملک و ملت سے خیر خواہی کے جذبات عربی سے شغف علمی ذوق اور عالم اسلام کے مشترکہ مسائل کا احساس و شعور رکھنے کے علاوہ خدائے کریم کی توفیق